السّلام

ماہنامہ جماعت احمدیہ بیلجیئم

اپریل 2024ء

شمارہ نمبر 02

ہم کس زبان سے خدا کا شکر کریں جس نے ایسے نبی کی پیروی ہمیں نصیب کی جو سعیدوں کی ارواح کے لیے آفتاب ہے جیسے اجسام کے لیے سورج۔ وہ اندھیرے کے وقت میں ظاہر ہوا اور دنیا کو اپنی روشنی سے روشن کر دیا۔ وہ نہ تھکا نہ ماندہ ہوا جب تک کہ عرب کے تمام حصہ کو شرک سے پاک نہ کر دیا۔ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ جو آخری شرعی نبی تھے اور تمام دنیا کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔... اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا، اللہ تعالیٰ قدم قدم پر آپ ﷺ کی رہنمائی فرماتا تھا اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کا یہ کہنا کہ شَاوِرۡهُمۡ فِی الۡاَمۡرِ کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! تو ہر اہم قومی معاملے میں اپنے لوگوں سے، اپنے ماننے والوں سے، اپنی ریاست میں رہنے والوں سے، اپنی حکومت کے زیرِ انتظام رہنے والوں سے، مشورہ لے لیا کر۔ (حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

مجلسِ ادارت

نگران اعلیٰ

مکرم ڈاکٹر ادریس احمد صاحب، امیر جماعت بیلجیئم

مدیر اعلیٰ

مکرم حسیب احمد صاحب، مربی سلسلہ

مدیر اردو سیکشن

مکرم رفیق احمد ہاشمی صاحب

معاون اردو سیکشن

مکرم نعیم احمد شاہین صاحب

ڈیزائن اندرون وبیرون

مکرم چوہدری محمد مظہر صاحب، مربی سلسلہ

جماعتی رپورٹس و تصاویر

جنرل سیکرٹری آفس جماعت بیلجیئم

پرنٹنگ

شعبہ اشاعت بیلجیئم

ایڈریس

as.salam@ahmadiyya.be

Brusselstraat 1700 ,445 Sint Ulriks Kappelle

www.islamahmadiyya.be

@AhmadiyyaBE

+32 2 4666 856

+32 2 4666 4389

فہرست مندرجات

اپریل 2024ء

قال اللہ تعالیٰ 04

قال الرسول ﷺ 06

کلام الامام علیہ السلام 08

خلیفہ وقت کی آواز 10

الاسراء والمعراج 12

حضرت محمد ﷺ کے شب وروز... مغربین اور مشرقین کے لئے اسوہ حسنہ 16

دعائیں: از خطبہ جمعہ مؤرخہ 5 اپریل 2024ء 23

نظامِ شوریٰ 32

جماعتی رپورٹس 35

رپورٹس مجلس انصار اللہ 39

دینی فہم 42

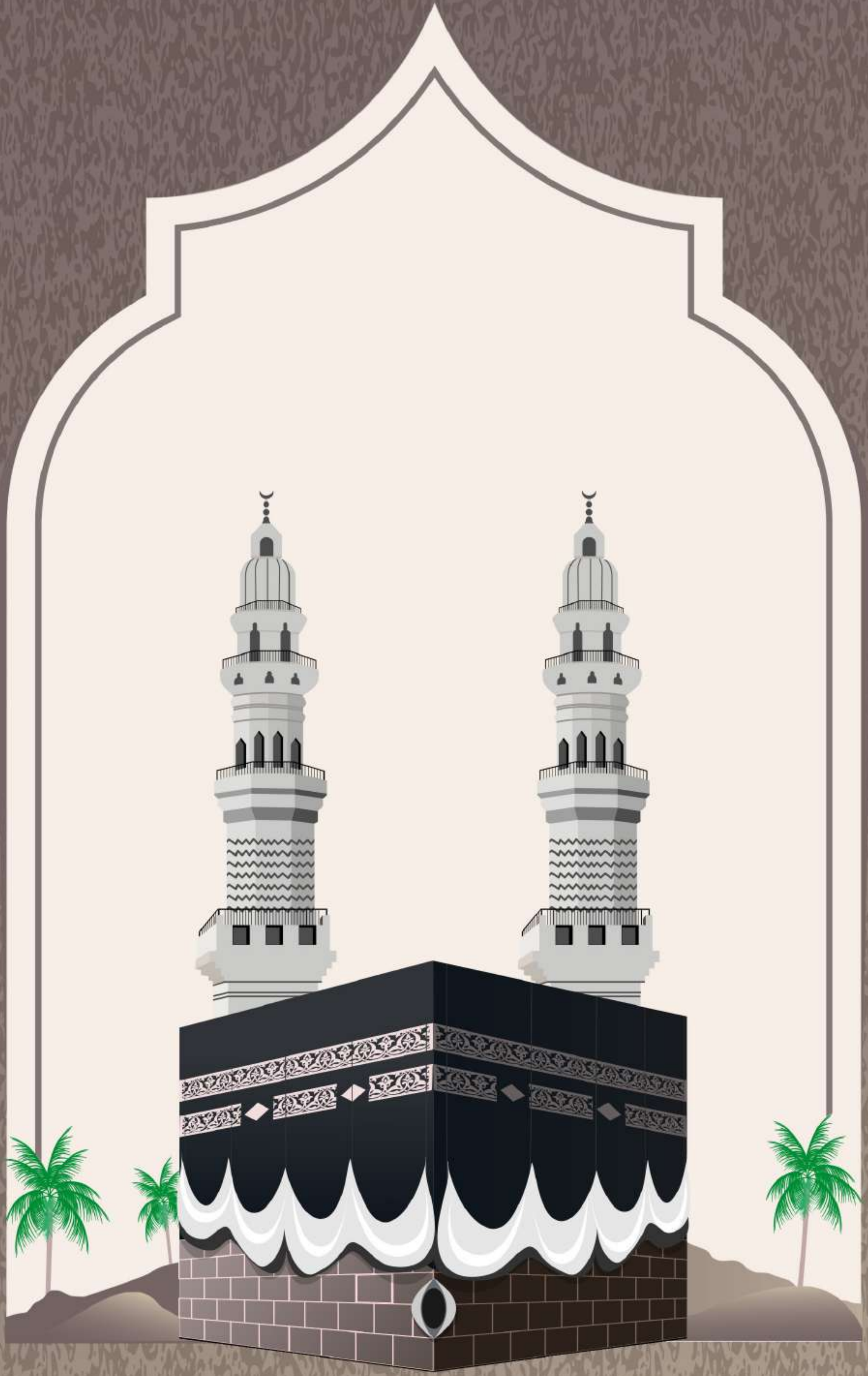

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

قُلۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوۡنِىۡ يُحۡبِبۡكُمُ اللّٰهُ وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡ
ذُنُوۡبَكُمۡ‌ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۳۲﴾ قُلۡ اَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوۡلَ‌ۚ
فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۳۳﴾

اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ تُو کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا، اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ تُو کہہ دے اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی۔ پس اگر وہ پِھر جائیں تو یقیناً اللہ کافروں کو پسند نہیں کرتا۔

(سورۃ ال عمران:32 تا33)

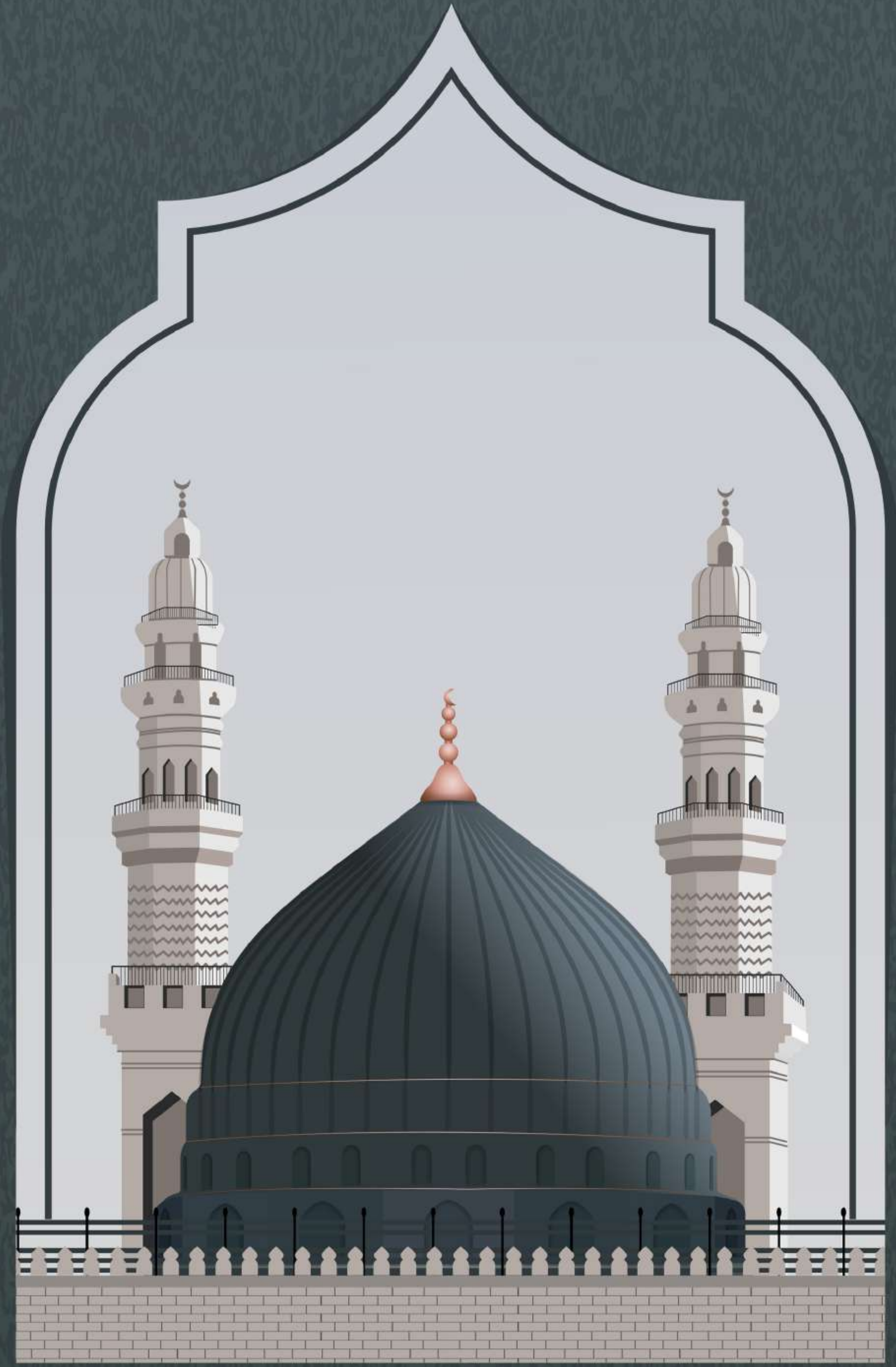

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰی اٰلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰی اٰلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

عن سعد بن هشام بن عامر رحمه اللّٰه قال:

انطلقت الى عائشة رضي الله عنها فقلت يَا أُمَّ المُؤمِنِينَ ! أَنبِئِينِي عَن خُلُقِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ؟

قَالَت: أَلَستَ تَقرَأُ القُرآنَ ؟ قُلتُ: بَلَى .

قَالَت: فَإِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ كَانَ القُرآنَ

حضرت سعد بن ہشام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں:

میں ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے ام المومنین! آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق سے آگاہ فرمائیں۔ انہوں نے کہا: قرآن ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اخلاق تھا، کیا تم قرآن نہیں پڑھتے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَإِنَّکَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيمٍ...بے شک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اخلاق کی اعلیٰ قدروں پر فائز ہیں۔

(مسنداحمد -فقہی ترتیب حدیث: 11171)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

”وہ انسان جس نے اپنی ذات سے اپنی صفات سے اپنے افعال سے اپنے اعمال سے اور اپنے روحانی اور پاک قویٰ کے پُر زور دریا سے کمال تام کا نمونہ علماً و عملاً و صدقاً و ثباتاً دکھلایا اور انسان کامل کہلایا......
وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالم کا عالم مَرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہو گیا وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اے پیارے خدا اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداء دنیا سے تُو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔“

(اتمام الحجه، روحانی خزائن جلد8صفحه308)

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

”اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو جو درود شریف پڑھنے کی اس قدر تاکید فرمائی ہے اس کی کیا وجہ ہے؟۔ کیا آنحضرت ﷺ کو ہماری دعاؤں کی حاجت ہے۔ نہیں ہے۔ بلکہ ہمیں یہ طریق سکھایا ہے کہ اے میرے بندو تم جب اپنی حاجات لے کر میرے پاس آؤ، میرے پاس حاضر ہو تو اپنی دعاؤں کو قبول کروانے اور اپنی حاجات کو پوری کرنے کا اب ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ یہ ہے کہ میرے پیارے نبی ﷺ کے ذریعہ سے مجھ تک پہنچو۔ اگر تم نے یہ وسیلہ اختیار نہ کیا تو پھر تمہاری سب عبادتیں رائیگاں چلی جائیں گی کیونکہ مَیں نے یہ سب کچھ، یہ سب کائنات اپنے اس پیارے نبی کے لئے پیدا کی ہے۔“

(خطبہ جمعہ 5 ستمبر 2003ء)

الإسراء والمعراج

سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى

تفسیر کبیر

از حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

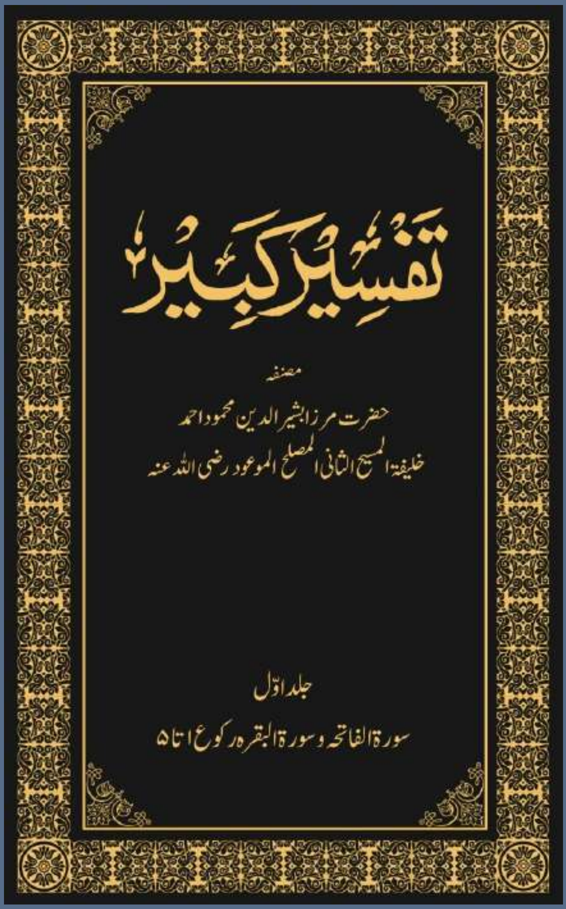

خلاصہ واقعہ معراج و اسراء مفسرین کا اختلاف

☆...تمام مفسرین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ بنی اسرائیل میں معراج کے واقعہ کا ذکر کیا ہے مگر تمام مفسرین کا واقعہ معراج کی تفاصیل پر شدید اختلاف ہے۔

واقعہ معراج کا ذکر سورۃ النجم میں

☆...سورۃ بنی اسرائیل کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ النجم میں بھی واقعہ معراج کا ذکر فرمایا ہے جس کی تفصیل رکوع نمبر ا میں موجود ہے۔ اس رکوع میں بیان فرمودہ امور، جو اس بات کا ثبوت ہیں کہ یہ کسی معراج کی طرف ہی اشارہ ہے اور ان تمام امور کا ذکر معراج کی حدیثوں میں بھی آتا ہے، وہ امور درج ذیل ہیں۔

(1) سدرۃ المنتہٰی تک آپ ﷺ کا جانا

(2) سدرۃ المنتہٰی پر کسی چیز کا نزول

(3) سدرۃ المنتہٰی کے پاس جنت کا دیکھنا

(4) قاب قوسین کی حالت پیدا ہونا

(5) اللہ تعالیٰ کا دیکھنا

(6) کلام الٰہی کا وہاں نازل ہونا۔ یعنی نبی کریم ﷺ کا خدا تعالیٰ سے ہم کلام ہونا۔

زمانہ واقعہ معراج و اسراء

تاریخ اور واقعات کی رُو سے

☆...سورۃ النجم کا نزول نبوت کے پانچویں سال کا ہے۔ اور اس سورۃ کے نزول کے وقت ایک بہت ہی اہم واقعہ رونما ہوتا ہے جو اس سورۃ

کے نزول کے صحیح وقت کا تعین کرتا بھی ہمیں نظر آتا ہے اور وہ ہے رجب 5/ نبوی میں کفار کے مظالم سے تنگ آکر حبشہ کی طرف مسلمانوں کا ہجرت کرنا اس پر کفار کا پیچھا کرنا یہاں تک کہ بادشاہ کے دربار میں مہاجرین کی واپسی کا مطالبہ کرنا مگر کفار کے وفد کا ناکامی پر واپس مکہ کی طرف لوٹ آنا اور پھر کسی دن نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آکر کفار کا قرآن سننے کا مطالبہ کرنا اور پھر نبی کریم ﷺ کا سورۃ النجم کی تلاوت کرنا۔ کیونکہ جب آپ ﷺ نے سورۃ النجم کی تلاوت کی تو کفار نے سجدہ کیا اور تمام علاقہ میں خبر پھیل گئی کہ تمام کفار مسلمان ہو گئے ہیں۔ اس پر یہ جھوٹی خبر سن کر کچھ مہاجرین بھی واپس آگئے۔ مہاجرین کی واپسی شوال 5/ نبوی میں بیان کی جاتی ہے۔ اور یہ واقعہ تاریخ اور احادیث کی تمام کتابوں میں درج ہے۔

پس اس واقعہ سے ثابت ہوا کہ چونکہ سورۃ النجم شوال 5/ نبوی میں نازل ہو چکی تھی لہٰذا واقعہ معراج بھی یقیناً شوال 5 نبوی سے پہلے کا ہے۔

☆...سورۃ بنی اسرائیل میں جس معراج کا ذکر ہے اس کی بابت بھی مؤرخین اور محدثین میں اختلاف موجود ہے۔ کسی نے اس واقعہ کو ربیع الاول یا ربیع الثانی 11/ نبوی کا لکھا ہے تو کسی نے اس واقعہ کو 12/ نبوی میں تسلیم کیا ہے اور بعض صحابہؓ کے نزدیک یہ معراج ہجرت مدینہ سے چھ ماہ یا ایک سال قبل کا ہے۔ جس میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نام قابل ذکر ہیں۔ واقعہ اسراء کے 11/ نبوی میں ہونے کے ثبوت کے حوالے سے ذیل میں تاریخی شواہد بیان کیے جاتے ہیں۔

(1) یہ واقعہ شعب ابی طالب کے بعد کا ہے کیونکہ جب آپ ﷺ اپنے ساتھیوں کے ساتھ شعب ابی طالب میں گئے اس وقت نبوت کا ساتواں سال تھا اور جب آپ باہر واپس آئے تب نبوت کا دسواں سال تھا۔

(2) حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو آپ ﷺ کی چچازاد بہن تھیں ان کے گھر قیام کے دوران آپ ﷺ کو یہ معراج ہوا۔ چونکہ حضرت خدیجہؓ اور حضرت ابو طالب کی زندگی میں آپ ﷺ اپنے چچا کے گھر نہیں رہ سکتے تھے اس لیے لازماً یہ واقعہ دونوں کی وفات کے بعد کا ہو گا۔ اور تاریخ سے یہ بات ثابت ہے کہ 10/ نبوی میں حضرت خدیجہؓ اور حضرت ابو طالب نے وفات پائی۔

معراج اور اسراء دو الگ الگ واقعات

تاریخی اور واقعاتی رُو سے

☆...حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے نزدیک نبی کریم ﷺ کو دو معراج نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے تین معراجوں کا تحفہ پیش کیا۔ پہلا تحفہ معراج کا اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو نبوت کے ابتدائی ایام میں عطا فرمایا جب خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہونے پر نمازوں کی فرضیت کی گئی۔ تمام مسلمانوں میں مسلّمہ طور پر یہ بات رائج ہے کہ نمازیں نبوت کے ابتدا میں ہی فرض ہو چکی تھیں نہ کہ پانچویں یا گیارھویں سال میں۔ دوسرا معراج نبوت کے پانچویں سال ہوا جس میں خدا تعالیٰ نے آپ ﷺ کو آسمانوں کی سیر کروائی اور اس کے ساتھ ساتھ تمام انبیائے کرام سے آپ ﷺ کی ملاقات ہوئی اور خدا تعالیٰ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس آپ ﷺ پر جلوہ افروز ہوا۔ اور تیسرا معراج نبوت کے گیارھویں سال ہوا جب آپ ﷺ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے ہاں مقیم تھے۔ پس تاریخ کے حوالے سے یہ تین الگ الگ واقعات ہوئے۔ جبکہ واقعاتی طور پر ذیل میں ثبوت بیان کیے جاتے ہیں۔

(1) قرآن کریم کی سب سے بڑی گواہی ان واقعات کے الگ الگ ہونے پر یہ ہے کہ سورۃ النجم میں جس معراج کا ذکر ہے اس میں بیت المقدس جانے کا ذکر نہیں جبکہ سورت بنی اسرائیل میں بیت المقدس جانے کا ذکر ہے۔

(2) حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا موقع کی گواہ ہیں کیونکہ جس رات میں یہ واقعہ ہوا تو آنحضرت ﷺ نے ام ہانی کو یہ واقعہ سنایا اور اس تمام روایت میں جس کو سات محدثین نے اپنی اپنی کتب میں لکھا ہے صرف اور صرف بیت المقدس کی جانب سفر کا ذکر ہے اور کہیں اَور جانے کا ذکر نہیں۔

واقعات کے غلط ہونے کی وجوہات

(1) عربی زبان میں آسمان پر جانے کے ذکر میں یا زمین میں سفر کرنے میں اگرچہ وہ رات کا سفر ہو اس کے لیے اسراء کا لفظ ہی استعمال کیا جاتا ہے۔ اب چونکہ دونوں واقعات رات کے وقت ہوئے تھے اس لیے ان دونوں کو اسراء ہی کہا جاتا تھا۔

(2) نظارے قدرے مشترک تھے جیسے براق کا ہونا، انبیاء سے ملاقات، انبیاء کی امامت، دوزخ جنت کے نظارے۔

اسراء ایک نہایت لطیف کشف

☆... سفر کے دوران جبرائیل کا بڑھیا، آدمی، پانی، دودھ اور شراب کی تعبیر کرنا ہی اس واقعہ کو کشف ثابت کرتا ہے۔

☆... قرآن کریم نے اس کو رؤیا قرار دیا ہے فرمایا: وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً

☆... جب لوگوں کی طرف سے بیت المقدس کا نقشہ بیان کرنے کا مطالبہ ہوا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں بیت المقدس کو نہ جانتا تھا کہ اچانک خدا نے کشفی حالت طاری کی اور میں ان لوگوں کو بیت المقدس کا تمام نقشہ بتاتا گیا۔

کشف کی اقسام

☆... ایسا کشف جس میں دکھائے جانے والے نظارے جسمانی دنیا کے مطابق ہوتے ہیں جیسے دوربین سے کسی چیز کو دیکھنا۔

☆... دوسری قسم کشف کی ایسی ہوتی ہے جس میں بعض حصہ تو اوپر بیان کردہ قسم کا ہوتا ہے اور بعض حصہ تعبیر طلب ہوتا ہے۔

☆... تیسری قسم کے کشف میں سارا کا سارا تعبیر طلب ہوتا ہے۔

عظیم الشان کشف کی غرض و غایت

☆... ہجرت مدینہ کی خبر دی گئی تھی۔

☆... بیت المقدس دکھانے سے مراد مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر تھی۔

☆... سب انبیاء کی امامت سے یہ مراد تھی کہ آپ ﷺ کا سلسلہ عرب سے نکل کر دوسری اقوام تک جانے والا ہے۔

☆... سب سے بڑھ کر یہ اشارہ بھی تھا کہ بیت المقدس کے علاقہ کی حکومت اب آپ ﷺ کو دی جائے گی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

(ماخوذ از تفسیر کبیر جلد 4 صفحہ 280 تا 294)

کے شب و روز... مغربین اور مشرقین کے لئے اسوہ حسنہ

مکرم حسیب احمد صاحب
مربی سلسلہ

"ہم کس زبان سے خدا کا شکر کریں جس نے ایسے نبی کی پیروی ہمیں نصیب کی جو سعیدوں کی ارواح کے لیے آفتاب ہے جیسے اجسام کے لیے سورج۔ وہ اندھیرے کے وقت میں ظاہر ہوا اور دنیا کو اپنی روشنی سے روشن کر دیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے نبی ﷺ تو اعلان کر دے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ
فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ
وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ

تُو کہہ دے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو، تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ (آل عمران:23)

یہ آیت اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا ایک راستہ یہ بتا تی ہے کہ ہم آنحضرت ﷺ کے نقش قدم پر چلیں اور جس طرح آپ ﷺ کیا کرتے تھے اُسی طرح ہم بھی کریں۔ قرآن کریم ہمیں آپ ﷺ کے اقوال و افعال کو انسانوں کے لیے نمونہ قرار دیتے ہوئے فرماتا ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب:22) کہ یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول میں نیک نمونہ ہے۔

مذکورہ بالا امور ہمیں سوچنے اور غور کرنے پر مجبور کرتے ہیں کہ ہم اُس سراج منیر اور ہادیٔ کائنات ﷺ کے حالات زندگی اور شب و روز کا مطالعہ کریں تاکہ اُس پر چلتے ہوئے ہم بھی خدا تعالیٰ کے محبوب بن سکیں۔ اور یہ بھی دیکھیں کہ آپ ﷺ دن رات میں کیا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کو وہ اعمال اِس قدر پسند آئے کہ آپ ﷺ کو مخاطب کر کے فرمایا:

وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ۔ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ (سورۃ القلم 4تا5) اور یقیناً تیرے لئے ایک لا متناہی اجر ہے۔ اور یقیناً تو بہت بڑے خُلق پر فائز ہے۔

آپ ﷺ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ نے اپنے اوقات کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہوا تھا۔ دن کا ایک حصہ عبادت الٰہی کے لیے مقرر ہوتا، ایک حصہ اہل خانہ اور اصحاب کے لیے اور ایک حصہ اپنی ذاتی ضروریات کے لیے مقرر تھا لیکن یہ وقت بھی زیادہ تر بنی نوع انسان کی خدمت میں ہی گزارتے۔

آنحضرت ﷺ کی عبادات اور ذکر الٰہی

ہمارے نبی کریم حضرت محمد ﷺ فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا (النجم:36) کہ اللہ کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤ اور عبادت کرو۔ کی عملی تصویر تھے۔ عین عالم جوانی میں آپ ﷺ دنیا کی دلچسپیوں سے بیزار غار حرا کی تنہائیوں میں جا کر محبوب حقیقی کو یاد کرتے تھے۔ جس میں آپ ﷺ کی زندگی کا سارا لطف تھا۔ دن ہو یا رات، خلوت ہو یا جلوت عالم خواب ہو یا بیداری کبھی بھی آپ ﷺ اپنے ربّ کی یاد نہیں بھولے۔ رسول اللہ ﷺ کی یاد الٰہی کی اصل معراج آپ ﷺ کی نماز تھی۔ جس میں آپ ﷺ کی آنکھوں اور دل کی ٹھنڈک تھی۔ نبی کریم ﷺ کا دل ہر وقت نماز میں ہی اٹکا ہوتا تھا۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ فی الدعا ما یقول الرجال فی رکوعہ و سجود)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ ﷺ کی عبادات کا نقشہ یوں کھینچتے ہیں:

"دُنیا میں یکدفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا۔ اور نہ کسی کان نے سُنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دُعائیں ہی تھیں جنہوں نے دُنیا میں شور مچا دیا۔"

(برکات الدعا، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 10)

محبت الٰہی اور شرک سے نفرت و دُوری

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے شرک وبت پرستی کے تاریک دَور میں قیام توحید کا عظیم الشان کام لیا جانا تھا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے آغاز سے ہی آپ ﷺ کے دل میں توحید کی محبت اور بت پرستی سے نفرت رکھ دی تھی اور اپنی خاص مشیت سے آپ ﷺ کو ہر قسم کے شرک سے محفوظ رکھا۔ ایک دفعہ اپنی پھوپھیوں کے اصرار پر آپ ﷺ "بُوانہ" نامی بت کے پاس گئے مگر سخت خوفزدہ ہو کر واپس آگئے اور کہنے لگے۔ میں نے وہاں ایک عجیب منظر دیکھا ہے۔ پوچھا، آپ ﷺ نے کیا دیکھا ہے؟ آپ ﷺ نے بتایا کہ جونہی میں بت کے قریب جانے لگتا تھا تو سفید رنگ اور لمبے قد کا ایک شخص چلّا کر کہتا تھا کہ اے محمد ﷺ! پیچھے رہو اور اس بت کو مت چھوؤ۔ بعد میں پھوپھیوں نے بھی بتوں کے پاس جانے کے لیے اصرار چھوڑ دیا اور اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ آپ ﷺ کو ایسی مشرکانہ رسوم سے محفوظ رکھا۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی جلد 1 صفحہ 58 مطبوعہ بیروت)

رسول اللہ ﷺ کی محبت الٰہی کا یہ حال تھا کہ حضرت داؤدؑ کی یہ دعا بڑے شوق سے اپنی دعاؤں میں شامل کرتے تھے:

"اے اللہ میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور اُس کی محبت بھی جو تجھ سے محبت کرتا ہے۔ میں تجھ سے ایسے عمل کی توفیق مانگتا ہوں جو مجھے

تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے اللہ! اپنی اتنی محبت میرے دل میں ڈال دے جو میری اپنی ذات، میرے مال، میرے اہل اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ ہو۔"

(ترمذی کتاب الدعوات باب ماجاء فی عقد التسبیح 3412)

رسول اللہ ﷺ کی شریعت کا پہلا سبق ہی کلمہ توحید لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ تھا۔ یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ آپ ﷺ کا اوڑھنا بچھونا توحید ہی تھا۔ صبح وشام خدا کی توحید کا دم بھرتے تھے۔ دن چڑھتا تو آپ ﷺ کے لبوں پر یہ دعا ہوتی: "ہم نے اسلام کی فطرت اور کلمۂ اخلاص (یعنی توحید) پر اور اپنے نبی محمد ﷺ کے دین اور اپنے باپ ابراہیمؑ کی ملت پر صبح کی جو موحّد تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔"

(مسند احمد جلد 3 صفحہ 406 مطبوعہ بیروت)

حضرت مقداد بن عمرو کندیؓ بیان کرتے ہیں کہ "میں نے رسول کریم ﷺ سے پوچھا کہ اگر کسی کافر کے ساتھ میدان جنگ میں میرا مقابلہ ہو، وہ میرا ہاتھ کاٹ دے اور کسی درخت کی آڑ لے کر مجھ سے بچنے کی خاطر کہہ دے کہ میں اللہ کی خاطر مسلمان ہوتا ہوں تو کیا اس کلمے کے بعد میں اسے قتل کرنے کا حق رکھتا ہوں۔ فرمایا "نہیں تم اسے ہر گز قتل نہ کرو۔" میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اس نے میرا ہاتھ کاٹا ہے اور اس کے بعد مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا "اسے قتل نہ کرو۔ اگر تم اسے قتل کرو گے تو وہ مسلمان اور تم کافر سمجھے جاؤ گے۔"

(بخاری کتاب المغازی باب شہود الملائکہ بدراً)

رسول کریم ﷺ کی تو ہر بات کی تان توحید الٰہی اور عظمت باری پر جا کر ٹوٹتی تھی۔ آپ ﷺ کی اونٹنی عضباء بہت تیز رفتار تھی جس سے آگے کوئی اور اونٹنی نہ نکل سکتی تھی۔ ایک دفعہ ایک اعرابی نے اپنی اونٹنی اُس کے ساتھ دوڑائی اور آگے نکل گیا۔ صحابہ کو بڑا رنج ہوا مگر رسول کریم ﷺ نے عجب طمانیت کے ساتھ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ دنیا کی کسی بھی چیز کو اونچا کرتا ہے تو لازم ہے کہ اسے نیچا بھی کرے کیونکہ سب سے اونچی خدا کی ذات ہے۔"

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی کراھیۃ الرفعۃ فی الامور)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

"ہم کس زبان سے خدا کا شکر کریں جس نے ایسے نبی کی پیروی ہمیں نصیب کی جو سعیدوں کی ارواح کے لیے آفتاب ہے جیسے اجسام کے لیے سورج۔ وہ اندھیرے کے وقت میں ظاہر ہوا اور دنیا کو اپنی روشنی سے روشن کر دیا۔ وہ نہ تھکا نہ ماندہ ہوا جب تک کہ عرب کے تمام حصہ کو شرک سے پاک نہ کر دیا۔"

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 302 تا 303)

اللہ کے نام سے دن ورات کا آغاز واختتام اور معمولاتِ زندگی

آپ ﷺ روزانہ اپنی مصروفیات کا آغاز نماز تہجد سے فرماتے تھے۔ نماز سے قبل وضو کرتے ہوئے مسواک استعمال فرماتے اور منہ کو اچھی طرح صاف کرتے۔ نہایت خوبصورت اور لمبی نماز تہجد ادا کرتے جس میں قرآن شریف کی لمبی تلاوت فرماتے۔ نماز کے بعد آپ ﷺ کچھ دیر لیٹ جاتے۔ اگر آپ ﷺ کے گھر والوں میں سے کوئی جاگ رہا ہوتا تو اس سے بات کر لیتے ورنہ آرام فرماتے۔ پھر جونہی نماز کے لیے حضرت بلالؓ کی آواز کان میں پڑتی فوراً نہایت مستعدی سے اُٹھتے اور دو مختصر رکعات سنت ادا کر کے نماز فجر پڑھانے مسجد نبوی میں تشریف لے جاتے۔ نماز فجر کے بعد سے طلوع آفتاب تک اگر کوئی اور مصروفیت نہ ہوتی تو صحابہ کے درمیان دن گزارتے۔ آپ ﷺ پوچھتے کہ اگر کسی کو کوئی خواب آئی ہے تو سنائے۔ اچھی خواب پسند فرماتے اور اس کی تعبیر بیان کرتے۔ کبھی اپنی کوئی خواب بھی سنا دیتے۔ اگر کسی صحابی کو تین دن سے زیادہ غیر حاضر پاتے اس کے بارے میں پوچھتے اگر وہ سفر پر ہوتا تو اس کے لیے دعا کرتے۔ شہر میں ہوتا تو اس کی ملاقات کو بھی جاتے۔ اور اگر بیمار ہوتا تو اس کی عیادت کو تشریف لے جاتے۔ ظہر کے بعد گھر میں حسب حالات کچھ قیلولہ فرما لیتے اور فرمایا کرتے کہ قیلولہ کے ذریعے رات کی عبادت کے لیے مدد حاصل کیا کرو۔

آپ ﷺ کی مجالس میں صحابہ جاہلیت کے قصے بھی سناتے۔ آپ کی محفل نہایت بے تکلف اور مزے دار ہوتی تھی۔ اتنی روح پرور کہ صحابہ جنت اور جہنم کو قریب محسوس کرتے تھے۔ مگر بعد میں جب یہ کیفیت جاتی رہتی تو رسول اللہ ﷺ سے پوچھتے کہ لگتا ہے ہم منافق ہو گئے ہیں تو آپ ﷺ فرماتے کہ تم ہمیشہ اس اعلیٰ درجہ کی کیفیت میں نہیں رہ سکتے۔ انسان کی کیفیات بدلتی رہتی ہیں۔ ایمان گھٹتا بڑھتا رہتا ہے ورنہ انسان انسان نہ رہے فرشتہ بن جائے۔ عشاء سے قبل سونا آپ ﷺ کو پسند نہ تھا تاکہ نماز عشاء نہ رہ جائے اور عشاء کے بعد بلاوجہ زیادہ دیر تک فضول باتیں پسند نہ فرماتے تھے۔ البتہ بعض اہم دینی کاموں کے لیے آپ ﷺ صحابہ کرام سے عشاء کے بعد مشورہ بھی لیتے۔

تلاوت قرآنِ کریم آپ ﷺ کا اوڑھنا بچھونا تھا قرآن کریم آپ ﷺ کے بارے فرماتا ہے کہ

رَسُوۡلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتۡلُوۡا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً (البیّنۃ:3) یعنی اللہ کا رسول مطہّر صحیفے پڑھتا تھا۔

آپ ﷺ کی تلاوت کی عظمت اور شان کے بارے میں قرآن یوں گواہی دیتا ہے۔

اَلَّذِيۡنَ اٰتَيۡنٰهُمُ الۡكِتٰبَ يَتۡلُوۡنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ (البقرۃ:122)

یعنی جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس کی اس طرح تلاوت کرتے ہیں جیسے تلاوت کا حق ہے۔

آپ ﷺ حکم الٰہی کے مطابق خوبصورت لحن اور ترتیل کے ساتھ ایسی تلاوت کرتے تھے کہ تلاوت کا حق ادا ہو جاتا تھا۔ حضرت انسؓ سے پوچھا گیا کہ رسول کریم ﷺ کی تلاوت کیسی ہوتی تھی؟ انہوں نے کہا آپ ﷺ لمبی تلاوت کرتے تھے۔ پھر انہوں نے بسم اللہ پڑھ کر سنائی۔ اسے لمبا کیا پھر الرحمٰن کو لمبا کر کے پڑھا پھر الرحیم کو۔

اہل خانہ کے ساتھ پیار و محبت اور بے تکلفی

گھر میں بیک وقت نو بیویاں رہیں ہمیشہ ان میں عدل فرماتے، ان میں سے کسی کو سفر پر ہم راہ لے جانے کے لیے فیصلہ قرعہ اندازی سے فرماتے۔ مدینہ سے رخصت ہوتے وقت سب سے آخر میں اپنی لختِ جگر حضرت فاطمہؓ سے مل کر جاتے اور واپسی پر مسجد نبوی میں دو رکعت نماز ادا کرنے کے بعد سب سے پہلے حضرت فاطمہؓ سے ہی آکر ملتے۔ مغرب کے بعد سب بیویاں اس گھر میں جمع ہو جاتیں جہاں حضور ﷺ کی باری ہوتی وہاں ان کے ساتھ مجلس فرماتے۔ آپ ﷺ کے شب و روز کے حسن خُلق اور اخلاق کریمانہ کا نتیجہ ہی تو تھا کہ آپ ﷺ کی بیویوں نے آپ ﷺ کے گھر کی سادہ اور غریبانہ زندگی کے مقابل پر دنیا کی زیب و زینت اور مال و متاع کی ہر طرح کی پیشکش کو ٹھکرا دیا تھا۔

گھریلو زندگی آپ ﷺ کا کھانا اور لباس

آپ ﷺ جب گھر میں ہوتے تو کام کاج میں اہل خانہ کی مدد فرماتے۔ ہاتھ سے کام کرنے کو عار نہ سمجھتے۔ عام آدمی کی طرح گھر میں کام کرتے، کپڑے خود سی لیتے، پیوند بھی لگا لیتے۔ حسب ضرورت جانوروں کو باندھ دیتے اور چارہ بھی ڈال دیتے۔ دودھ دوہ لیا کرتے۔ خادم تھک جاتے تو ان کی مدد بھی فرماتے۔ نبی کریم ﷺ کھانے سے پہلے اور بعد ہاتھ دھونے کی ہدایت فرماتے تھے۔ نیز اللہ کا نام لے کر اپنے سامنے سے اور دائیں ہاتھ سے کھانے کی تلقین فرماتے۔ آپ ﷺ کی خوراک و غذا نہایت سادہ تھی۔ بسا اوقات رات کے کھانے کی بجائے دودھ پر ہی گزارہ کر لیتے۔ مشروب پیتے ہوئے تین مرتبہ سانس لیتے اور اللہ کے نام سے شروع کرتے اور اس کی حمد پر ختم کرتے۔

رسول اللہ ﷺ زیتون کا تیل بھی استعمال کرتے اور فرماتے اسے استعمال کرو کیونکہ یہ بابرکت درخت کا تیل ہے۔ آپ ﷺ سونے سے قبل آنکھوں میں سرمہ بھی لگاتے۔ سفید لباس رسول اللہ ﷺ کا سب سے زیادہ پسندیدہ لباس تھا۔ آپ ﷺ فرماتے: ”سفید لباس پہنا کرو۔ تمہارے زندہ بھی یہ پہنیں اور اپنے مُردوں کو بھی اسی میں دفناؤ کیونکہ یہ تمہارا بہترین لباس ہے۔“ آپ ﷺ یہ بھی فرماتے: ”جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو دائیں سے شروع کرے اور جب اتارے تو بائیں سے شروع کرے۔“ حضرت انسؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ جب کھانا تناول فرماتے تو اپنی تین انگلیاں چاٹ لیتے۔ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک عطر کی ڈبیہ تھی۔ جس میں سے آپ ﷺ خوشبو لگایا کرتے تھے۔

آپ ﷺ کا اندازِ گفت وشنید

آنحضور ﷺ بغیر ضرورت کے گفتگو نہ فرماتے اور جب بولتے تو فصاحت و بلاغت سے بھرپور نہایت بامعنی کلام فرماتے۔ جب بات شروع کرتے تو اُسے انتہا تک پہنچاتے۔ آپ ﷺ کی گفتگو فضول باتوں اور ہر قسم کے نقص سے مبرّا اور بہت واضح ہوتی تھی۔ رسول کریم ﷺ کی گفتگو میں بھی ایک ترتیب اور حُسن ہوتا تھا۔ آپ ﷺ کی گفتگو خشک نہ تھی۔ بلکہ ہمیشہ شگفتہ مزاح فرماتے تھے۔ مگر مذاق میں بھی کبھی دامن صدق نہ چھوڑتے۔ فرماتے: ”میرے منہ سے صرف حق بات ہی نکلتی ہے۔“

فریضۂ تبلیغ و دعوت الی اللہ کی ادائیگی

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا ایک اہم فریضہ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ ﷺ کے سپرد ہوا وہ خدا تعالیٰ کی طرف بلانا تھا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو حکم دیتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوۡلُ بَلِّغۡ مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ ؕ وَاِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلۡ فَمَا

بَلِّغۡتَ رِسَالَتَہٗ (المائدہ:68)
یعنی اے رسول! اچھی طرح پہنچا دے جو تیرے رب کی طرف سے اُتارا گیا ہے۔ اور اگر تُو نے ایسا نہ کیا تو گویا تو نے اس کے پیغام کو نہیں پہنچایا۔ آپ ﷺ ہی تھے جنہوں نے بَلِّغۡ کے حکم کی تعمیل میں دن رات ایک کیا۔ اور قرآن شریف میں آپ ﷺ کا یہ مقام دَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذۡنِہٖ (الاحزاب:47) بھی بیان کیا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے مخفی طور پر بھی دعوت الی اللہ کی اور اعلانیہ بھی۔ دن کے وقت بھی دنیا کو خدا کی طرف بلایا اور رات کو بھی۔ بنی نوع انسان کا گہرا درد آپ ﷺ کے سینہ میں موجزن تھا جس کی بنا پر آپ ﷺ ہر کس و ناکس کو اسلام کی تبلیغ کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے غرباء اور فقراء کو بھی پیغام پہنچایا، بادشاہوں اور امراء کو بھی دعوت حق دی۔ ہمیشہ قرآنی تعلیم کی تبلیغ حکمت اور استقلال کے ساتھ فرمایا کرتے تھے۔

یہی آپ ﷺ کا وہ عظیم الشان منصب تھا۔ جس کا ذکر آپ ﷺ ان الفاظ میں کیا کرتے تھے کہ "میں تو صرف ایک مبلغ بنا کر بھیجا گیا ہوں ہدایت اللہ ہی دیتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کے سینہ میں دعوت الی اللہ کا جو درد تھا اور دنیا کی ہدایت کی جو فکر تھی اس کا اندازہ آپ ﷺ کے اس ارشاد سے ہوتا ہے کہ "لوگو! میری اور تمہاری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی۔ پروانے اور کیڑے مکوڑے اس پر آآکر گرنے لگے۔ وہ انہیں پرے ہٹاتا ہے مگر وہ باز نہیں آتے اور اس میں گرتے چلے جاتے ہیں۔ میں بھی تمہیں آگ میں گرنے سے بچانا چاہتا ہوں اور تم ہو کہ دیوانہ وار اس آگ کی طرف بھاگے چلے جاتے ہو۔"

(السیرۃ النبویۃ ابن ہشام جز2 صفحہ 31 مصطفی البابی الحلبی مصر، بخاری کتاب اللباس باب العمائم)

آپ ﷺ نے دن رات یہ فرض اس طرح ادا کیا کہ اللہ تعالیٰ کو خود آپ ﷺ کے بارے میں کہنا پڑا: لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفۡسَکَ اَلَّا یَکُوۡنُوۡا مُؤۡمِنِیۡنَ (الشعراء:4) یعنی اے محمد ﷺ کیا تو اس غم سے اپنے تئیں ہلاک کر دے گا کہ یہ لوگ کیوں ایمان نہیں لاتے۔

آنحضرت ﷺ کا اندازِ نصیحت و تربیت

تربیت کا فریضہ بھی آپ ﷺ کے ذمہ تھا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَ ذَکِّرۡ فَاِنَّ الذِّکۡرٰی تَنۡفَعُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ (الذٰریٰت:56) تُو نصیحت کرتا چلا جا۔ پس یقیناً نصیحت مومنوں کو فائدہ پہنچاتی ہے۔

اس لیے آپ ﷺ ہمیشہ پیار و محبت سے نصائح کرتے۔ آپ ﷺ نے اپنے گھر میں بیویوں اور بیٹیوں اور گھر میں کثرت سے آنے جانے والے بچوں اور نوجوانوں کی نہایت شفقت و محبت اور دعاؤں سے ایسی تربیت کی کہ وہ آنے والی نسلوں کے لیے روشنی کے مینار بن گئے۔ بعض دفعہ گاؤں کے لوگ آیا کرتے تھے، جو بعض ایسی حرکتیں کر جاتے جس سے صحابہ کو اُن پر غصہ آجایا کرتا تھا۔ لیکن آپ ﷺ نہایت اچھے طریقے سے سمجھا دیتے تھے۔ لیکن کبھی غصہ نہیں کیا۔

جھوٹ سے دور رہنے اور سچ بولنے کی عادت کو بچپن سے ہی بچوں کے دلوں میں قائم کرنے کے لیے نصائح فرماتے۔ ایک صحابی اپنے بچپن کا واقعہ یوں بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے اور مَیں اپنے بچپن کی وجہ سے تھوڑی دیر بعد ہی گھر میں آپ ﷺ کی موجودگی میں ہی کھیلنے کے لیے باہر جانے لگا تو میری ماں نے مجھے اس بابرکت ماحول سے دُور جانے سے روکنے کے لیے کہا کہ اِدھر آؤ۔ ابھی یہیں رہو۔ مَیں تمہیں ایک چیز دوں گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا کہ "تم اسے کچھ دینا چاہتی ہو؟ میری ماں نے کہا کہ ہاں میں اسے ایک کھجور دوں گی۔ آنحضرت ﷺ نے اس پر فرمایا کہ "اگر تمہارا یہ ارادہ نہ ہوتا اور تم صرف بچے کو بلانے کے لیے یہ کہتی تو تم پھر جھوٹ بولنے کا گناہ کرنے والی ہوتی۔"

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی التشدید فی الکذب حدیث 4991۔ماخذ۔اسوۂ انسان کامل از مکرم حافظ مظفر احمد صاحب)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت کو آپ ﷺ کے اسوہ پر چلنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ ہمیں اُسوہ رسول پر چلتے ہوئے اپنے اخلاق کو ہر لحاظ سے اور ہر موقع پہ اور ہر جگہ اور ہر صورت میں بہتر سے بہتر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمارے اخلاق کے معیار اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہوں، نہ کہ دنیا دکھاوے کے لئے۔ مخلوق کی سچی ہمدردی ہمارے دلوں میں پیدا ہو۔ تقویٰ کے معیار بلند کرنے والے ہم ہوں۔ ہم نے زمانے کے امام کو مانا ہے تو ہماری سوچ ہر وقت یہ رہے کہ ہمارا کوئی عمل اسلام، آنحضرت ﷺ اور مسیح موعود علیہ السلام کی بدنامی کا باعث نہ بنے بلکہ اسلام کی خوبصورت تعلیم کو ہم پھیلانے والے ہوں اور

دنیا کو اس سے متاثر کرنے والے ہوں اور اس سے بڑھ کر یہ کہ ہم اپنے اخلاق کے معیاروں کو بڑھانے کی ہر وقت کوشش کرتے رہیں اور اللہ تعالیٰ کے آگے جھک کر دعا سے کام لیتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے اس کے حصول کے لئے مدد طلب کرنے والے ہوں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 2/ مارچ 2018ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 23/ مارچ 2018ء صفحہ 8)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت ﷺ کا مقام و مرتبہ اور شان بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو وہ ملایک میں نہیں تھا نجوم میں نہیں تھا قمر میں نہیں تھا آفتاب میں بھی نہیں تھا وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سیّد و مولیٰ سیّد الانبیاء سیّد الاحیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ سو وہ نُور اس انسان کو دیا گیا اور حسب مراتب اس کے تمام ہم رنگوں کو بھی یعنی ان لوگوں کو بھی جو کسی قدر وہی رنگ رکھتے ہیں ... اور یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سیّد ہمارے مولیٰ ہمارے ہادی نبی اُمّی صادق مصدوق محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی تھی۔"

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5۔ صفحہ 160 تا 162)

امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 5/ اپریل 2024ء میں مختلف امور کے متعلق دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

"رمضان کی برکات کو ہمیشہ قائم رکھنے کے لیے بھی دعا کریں، ہم اس جمعہ اور آئندہ آنے والے تمام جمعوں کی برکات حاصل کرنے والے ہوں۔

اسیران جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے کے جرم میں اسیر ہیں ان کے لیے بہت دعا کریں، چاہے وہ پاکستان میں ہیں، یمن میں ہیں یا اور جگہوں پر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی رہائی کے سامان پیدا فرمائے اور شریروں کے شر ان پر الٹائے۔

ہمیں اور ہماری نسلوں کو جنگوں کی آگ سے محفوظ رہنے اور اس کے بعد کے اثرات سے محفوظ رہنے کے لیے بہت دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے بچائے۔ اور اب لگتا ہے کہ یہ جنگ سامنے کھڑی ہے بلکہ عالمی جنگ شروع ہو چکی ہے لیکن دنیا کے حکمرانوں کو اس کی کوئی فکر نہیں۔ ان کے خیال میں وہ محفوظ رہیں گے اور عوام مریں گے۔ لیکن یہ بھی ان کی خام خیالی ہے، اپنی انا کو مقدم کر رہے ہیں۔ عوام کی تو ان کو کوئی پروا بھی نہیں ہے۔ یہی دجالی چالیں ہیں۔ عوام کو اپنے داؤ میں پھنسا لیا ہے کہ ہم یہ کرتے ہیں وہ کرتے ہیں تمہارے لیے۔ بہرحال اب تو عوام میں کہیں کہیں آوازیں اٹھنی شروع ہو گئی ہیں۔ لیکن ان کی چالوں نے لوگوں کو خدا تعالیٰ سے دور کر دیا ہے۔ خود تو یہ دُور ہیں ہی اور ساتھ ہی ہر قسم کی بے حیائی اور بے باکی عروج پر ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے۔ اس کا نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی پکڑ میں آئیں۔

ایسے میں احمدیوں کو اپنے آپ کو خدا کے قریب کرنے اور دعاؤں میں اضطراب پیدا کرنے کی بہت ضرورت ہے تاکہ ان کے شر سے بچ سکیں۔ جو ان کے نیک فطرت لوگ ہیں ان کے لیے بھی دعا کریں کہ وہ بھی شر سے بچ جائیں۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ جنگِ عظیم تو شروع ہو چکی ہے۔ اب یہ جنگ فلسطین کی سرحدوں سے باہر نکل گئی ہے۔ انہوں نے سیریا میں ایران کے سفارت خانے میں حملہ جو کیا ہے یہ کسی بھی قانون کے تحت ایک بہت بڑا جرم ہے۔ اسرائیل نے کیا ہے اس لیے دنیا خاموش ہے۔ اب اس سے مزید جنگ پھیلے گی۔ ان کے امدادی کارکنوں کے مرنے پر اب شور مچا ہے اور کچھ لوگ بولنے لگ گئے ہیں۔ لیکن معصوم فلسطینیوں کے مرنے پر یہ خاموش تھے۔ جب اپنے لوگ مرے ہیں تو اب اس درد کو یہ محسوس کر رہے ہیں۔ بہرحال یہ دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ انسانیت کو بچالے اور ہمیں دعاؤں میں بھی اپنا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)"

دعائیں

از خطبہ جمعہ مؤرخہ 5 اپریل 2024ء

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ادعیۃ القرآن

1

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿۱﴾ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۲﴾ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿۳﴾ مٰلِكِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ﴿۴﴾ اِیَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاكَ نَسۡتَعِیۡنُ ﴿۵﴾ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ﴿۶﴾ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡهِمۡ ۙ۬ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ ﴿۷﴾

اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔ بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ جزا سزا کے دن کا مالک ہے۔ تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے ہم مدد چاہتے ہیں۔ ہمیں سیدھے راستہ پر چلا۔ ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تُو نے انعام کیا۔ جن پر غضب نہیں کیا گیا اور جو گمراہ نہیں ہوئے۔

(سورۃ الفاتحۃ)

2

رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَةً وَّفِی الۡاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۲﴾

اے ہمارے ربّ! ہمیں دنیا میں بھی حَسَنہ عطا کر اور آخرت میں بھی حَسَنہ عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

(سورۃ البقرۃ:202)

3

رَبَّنَاۤ اَفۡرِغۡ عَلَیۡنَا صَبۡرًا وَّثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَانۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ ﴿۲۵۱﴾

اے ہمارے ربّ! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔

(سورۃ البقرۃ:251)

4

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَاۤ اِنۡ نَّسِیۡنَاۤ اَوۡ اَخۡطَاۡنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحۡمِلۡ عَلَیۡنَاۤ اِصۡرًا کَمَا حَمَلۡتَهٗ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعۡفُ عَنَّا ۟ وَاغۡفِرۡ لَنَا ۟ وَارۡحَمۡنَا ۟ اَنۡتَ مَوۡلٰىنَا فَانۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ ﴿۲۸۷﴾

اے ہمارے ربّ! ہمارا مؤاخذہ نہ کر اگر ہم بھول جائیں یا ہم سے کوئی خطا ہو جائے۔ اور اے ہمارے ربّ! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جیسا ہم سے پہلے لوگوں پر (ان کے گناہوں کے نتیجہ میں) تُو نے ڈالا۔ اور اے ہمارے ربّ! ہم پر کوئی ایسا بوجھ نہ ڈال جو ہماری طاقت سے بڑھ کر ہو۔ اور ہم سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے۔ اور ہم پر رحم کر۔ تُو ہی ہمارا والی ہے۔ پس ہمیں کافر قوم کے مقابل پر نصرت عطا کر۔

(سورۃ البقرۃ:257)

5

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿۹﴾

اے ہمارے ربّ! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہو۔ اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔

(سورۃ آل عمران:9)

ادعية الرسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم

1

اَللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَمْ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِّنْ عِندِكَ، وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت زیادہ ظلم کیا اور کوئی گناہ نہیں بخش سکتا سوائے تیرے۔ پس تُو اپنی جناب سے میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما۔ یقیناً تُو ہی بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔

(بخاری کتاب الاذان۔ بَابُ الدُّعَاءِ قَبْلَ السَّلَامِ)

2

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ۔۔۔۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ اس کے لیے بہت حمد ہے۔ پاک ہے اللہ جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔ نہ کوئی طاقت ہے، نہ کوئی قوت ہے مگر اللہ کو جو غالب، بزرگی والا اور خوب حکمت والا ہے۔ اے اللہ! مجھے بخش دے۔ مجھ پر رحم فرما۔ مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عطا فرما۔

(مسلم کِتَابُ الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ وَالتَّوْبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ باب فَضْلِ التَّهْلِيلِ وَالتَّسْبِيحِ وَالدُّعَاءِ)

3

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي

اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے ہدایت دے اور مجھے عافیت سے رکھ اور مجھے رزق عطا کر۔

(مسلم کتاب الذکر والدعاء)

4

لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِي، وأَسأَلُكَ رَحْمَتَكَ، اَللّٰهُمَّ زِدْنِي عِلْمًا، وَلَا تُزِغْ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي، وَهَبْ لِي مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً۔ إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ

اے اللہ! تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اے اللہ! میں تجھ سے اپنے گناہ کی مغفرت طلب کرتا ہوں اور تجھ سے تیری رحمت کا طلبگار ہوں۔ اے اللہ! مجھے علم میں بڑھادے اور میرے دل کو ٹیڑھا نہ کرنا بعد اس کے جب تو نے مجھے ہدایت دے دی۔ اور اپنی جناب سے مجھے رحمت عطا فرما۔ یقیناً تو ہی بہت زیادہ عطا کرنے والا ہے۔

(المستدرک علی الصحیحین)

5

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ

اے زندہ اور دوسروں کو زندہ رکھنے والے! اے قائم اور دوسروں کو قائم رکھنے والے! اپنی رحمت کے ساتھ میری مدد فرما۔

(مشکوۃ المصابیح کتاب الدعوات)

6

اَللّٰهُمَّ إِنِّي اَسْئَلُکَ بِرَحْمَتِکَ الَّتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ اَنْ تَغْفِرَلِيْ

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری رحمت کے واسطہ سے جو ہر چیز پر وسیع ہے کہ تُو مجھے بخش دے۔

7

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ أَنْ تَغْفِرَ لِي

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری رحمت کے واسطے سے جو ہر چیز پر وسیع ہے کہ تُو مجھے بخش دے۔

(ابن ماجہ کتاب الصیام)

8

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاهْدِنِيْ لِطَّرِيْقِ الْأَقْوَمِ

اے میرے رب! بخش دے اور رحم فرما اور مجھے اُس طریق کی ہدایت دے جو سب سے سیدھا اور درست اور مضبوط ہے۔

9

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَ فِتْنَةِ الْمَمَاتِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ۔

اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں قبر کے عذاب سے۔ اور تیری پناہ میں آتا ہوں مسیح دجّال کے فتنے سے۔ اور تیری پناہ میں آتا ہوں زندگی کے فتنے سے اور موت کے فتنے سے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں گناہ سے اور مالی بوجھ سے۔

(بخاری کتاب الاذان)

10

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ، وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ، وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا رَزَقْتَنِيْ

اے اللہ مجھے میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے میرا گھر وسیع کر دے اور میرے لیے اس میں برکت رکھ دے جو تو نے مجھے بطور رزق عطا فرمایا ہے۔

(زاد المعاد)

11

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَأْثَمِ۔ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ، وَفِتْنَةِ القَبْرِ وَعَذَابِ القَبْرِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الغِنَى، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الفَقْرِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِن شَرِّ فِتْنَةِ المَسِيحِ الدَّجَّالِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الخَطَايَا، كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ المَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں سستی اور بڑھاپے سے اور چٹی اور گناہ سے اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں آگ کے عذاب سے اور آگ کے فتنے سے اور قبر کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے اور امیری کے فتنے کے شر سے اور محتاجی کے فتنے کے شر سے اور مسیح دجال کے فتنے کے شر سے اے اللہ میری خطاؤں کو برف کے پانی اور ٹھنڈک سے دھو ڈال اور میرے قلب کو خطاؤں سے یوں صاف کر دے جیسے سفید کپڑا گندگی سے دھویا جاتا ہے اور میرے اور میری خطاؤں کے درمیان دوری پیدا کر دے جیسا کہ تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان دوری پیدا کر دی۔

(المستدرک علی الصحیحین)

12

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ لَكَ مُلْكُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ حَقٌّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَقَوْلُكَ حَقٌّ، وَالجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ، وَمُحَمَّدٌ(صلّى الله عليه وسلّم) حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اَللّٰهُمَّ إِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ المُقَدِّمُ وَأَنْتَ المُؤَخِّرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَوْ لَا إِلٰهَ غَيْرُكَ

اے اللہ! سب تعریفوں کا تو حقدار ہے تو آسمانوں اور زمین کو قائم رکھنے والا ہے اور ان کو بھی جو ان میں ہیں اور ہر قسم کی تعریف کا تو ہی مستحق ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت تیری ہے اور ان کی بھی جو ان میں ہیں ہر قسم کی تعریف کا تو ہی مستحق ہے تو آسمانوں کا اور زمین کا نور ہے اور ان کا جو ان میں ہیں اور ہر قسم کی تعریف کا تو ہی مستحق ہے تو برحق ہے تیرا وعدہ برحق ہے تیری ملاقات برحق ہے تیرا ارشاد برحق ہے اور جنت برحق ہے اور آگ برحق ہے اور انبیاء برحق ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم برحق ہیں اور موعود گھڑی برحق ہے۔ اے اللہ میں تیرے حضور جھکا ہوں اور تیری خاطر میں نے جھگڑا کیا اور تیرے حضور فیصلہ چاہا۔ پس تو مجھے بخش دے جو میں نے پہلے آگے بھیجا اور جو بعد کے لئے رکھ دیا اور جسے میں نے پوشیدہ کیا اور جس کا میں نے اظہار کیا۔ تو مقدم ہے اور تو موخر ہے صرف تو ہی عبادت کے لائق ہے یا فرمایا تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

(المستدرک علی الصحیحین)

13

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُوْرًا، وَفِي بَصَرِي نُوْرًا، وَفِي سَمْعِي نُوْرًا، وَعَنْ يَمِيْنِي نُوْرًا، وَعَنْ يَسَارِيْ نُوْرًا، وَفَوْقِي نُوْرًا، وَتَحْتِي نُوْرًا، وَأَمَامِيْ نُوْرًا، وَخَلْفِي نُوْرًا، وَاجْعَلْ لِي نُوْرًا۔

اے اللہ میرے دل میں نور رکھ دے میری بصارت وبصیرت میں نور رکھ دے میری سماعت میں نور رکھ دے میرے دائیں بھی نور رکھ دے میرے بائیں بھی نور رکھ دے میرے اوپر بھی نور ہو اور میرے نیچے بھی نور ہو اور میرے آگے بھی نور رکھ دے اور میرے پیچھے بھی نور رکھ دے اور میرے لئے نُور ہی نُور کر دے۔

(بخاری)

14

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ وَالْأَهْوَاءِ

اے میرے اللہ! میں برے اخلاق اور برے اعمال سے اور بری خواہشات سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

(ترمذی)

15

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ، وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

اے اللہ! ہم تجھ سے اُس خیر کے طالب ہیں جس خیر کے طالب تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور ہم ہر اُس شر سے تیری پناہ میں آتے ہیں جس سے تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ سے پناہ طلب کی تھی اور اصل مددگار تو تُو ہی ہے اور تجھ ہی سے ہم دعائیں مانگتے ہیں اور اللہ کی مدد کے بغیر نہ تو ہم نیکی کرنے کی طاقت پاتے ہیں اور نہ ہی شیطان کے حملوں سے بچنے کی قوت۔ پس اگر ہم یہ دعا کریں گے تو جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہمارے دلوں میں پیدا ہو گی وہاں تمام جامع دعائیں ہمارے دل سے نکلنی شروع ہو جائیں گی۔

(ترمذی)

16

رَبِّ اغْفِرْلِیْ خَطِیْئَتِیْ وَ جَہْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ کُلِّہٖ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطَایَایَ وَعَمَدِیْ وَجَہْلِیْ وَ جِدِّیْ وَکُلُّ ذٰلِکَ عِنْدِیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَاقَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَ مَااَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُوَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

اے میرے ربّ! میری خطائیں میری جہالتیں میری تمام معاملات میں زیادتیاں جو تُو اس سے زیادہ جانتا ہے مجھے بخش دے۔ اے میرے اللہ! مجھے میری خطائیں میری عمداً کی گئی غلطیاں جہالت اور سنجیدگی سے ہونے والی میری غلطیاں مجھے معاف فرما دے اور یہ سب میری طرف سے ہوئی ہوں۔ اے اللہ! مجھے میرے وہ گناہ بخش دے جو میں پہلے کر چکا ہوں اور مجھ سے بعد میں سرزد ہوئے ہیں اور جو میں چھپ کر کر چکا ہوں اور جو میں اعلانیہ کر چکا ہوں۔ مقدم و مؤخر تُو ہی ہے اور تو ہر ایک چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

(بخاری کتاب الدعوات باب قول النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اللھم اغفرلی)

17

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ، وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ عظمت والا اور بردبار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ عرش عظیم کا رب ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ آسمان و زمین کا اور عرش کریم کا ربّ ہے۔

(مشکوۃ المصابیح کتاب الدعوات)

18

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ، وَدَرَكِ الشَّقَاءِ، وَسُوْءِ الْقَضَاءِ، وشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناقابل برداشت آزمائشوں، بدبختی، بری قضا اور دشمن کے خوش ہونے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب فرمایا کرتے تھے

(صحیح البخاری)

19

اَللّٰهُمَّ أَلْهِمْنِيْ رُشْدِيْ وَاَعِذْنِيْ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ

اے اللہ! مجھے میری ہدایت کے ذرائع الہام کر اور میرے نفس کے شر سے مجھے محفوظ رکھ۔ یہ دعا بھی فی زمانہ بہت پڑھنے کی ضرورت ہے۔

(ترمذی)

20

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنَ البُخْلِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ أَنْ نُرَدَّ إِلٰى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وعَذَابِ القَبْرِ

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بخل سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں بزدلی سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں ارذل العمر کی طرف لوٹایا جاؤں اور تیری پناہ چاہتا ہوں دنیاوی آزمائشوں میں گھرنے سے اور قبر کے عذاب میں گرفتار ہونے سے۔

(صحیح البخاري كتاب الدَّعوَاتِ بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا)

21

اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ، وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

اے اللہ! ہم تجھے ان کے سینوں کے مقابل پر رکھتے ہیں اور ان کے شر سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔ یہ دعا بھی آج کل احمدیوں کو بہت زیادہ پڑھنی چاہیے۔ دشمنوں کے شر سے اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ رکھے۔

(ابوداؤد)

ادعیۃ المسیح الموعود علیہ السلام

1

اے خدا تعالیٰ قادر و ذوالجلال! میں گناہ گار ہوں اور اس قدر گناہ کے زہر نے میرے دل اور رگ وریشہ میں اثر کیا ہے کہ مجھے رقت اور حضورِ نماز حاصل نہیں تو اپنے فضل و کرم سے میرے گناہ بخش اور میری تقصیرات معاف کر اور میرے دل کو نرم کر دے اور میرے دل میں اپنی عظمت اور اپنا خوف اور اپنی محبت بٹھادے تاکہ اس کے ذریعہ سے میری سخت دلی دور ہو کر حضورِ نماز میسر آوے۔

2

اے خدا تعالیٰ قادر و ذوالجلال! میں گناہ گار ہوں اور اس قدر گناہ کے زہر نے میرے دل اور رگ وریشہ میں اثر کیا ہے کہ مجھے رقت اور حضورِ نماز حاصل نہیں تو اپنے فضل و کرم سے میرے گناہ بخش اور میری تقصیرات معاف کر اور میرے دل کو نرم کر دے اور میرے دل میں اپنی عظمت اور اپنا خوف اور اپنی محبت بٹھادے تاکہ اس کے ذریعہ سے میری سخت دلی دور ہو کر حضورِ نماز میسر آوے۔

3

اے میرے محسن اور اے خدا! میں ایک تیرا ناکارہ بندہ پُر معصیت اور پُر غفلت ہوں تُو نے مجھ سے ظلم پر ظلم دیکھا اور انعام پر انعام کیا اور گناہ پر گناہ دیکھا اور احسان پر احسان کیا۔ تو نے ہمیشہ میری پردہ پوشی کی اور اپنی بے شمار نعمتوں سے مجھے متمتع کیا۔ سو اب بھی مجھ نالائق اور پُر گناہ پر رحم کر اور میری بے باکی اور ناسپاسی کو معاف فرما اور مجھ کو میرے اس غم سے نجات بخش کہ بجز تیرے اَور کوئی چارہ گر نہیں۔ آمین ثم آمین!

3

اے رب العالمین! میں تیرے احسانوں کا شکریہ ادا نہیں کر سکتا تو نہایت ہی رحیم و کریم ہے۔ تیرے بے غایت مجھ پر احسان ہیں۔ میرے گناہ بخش تا میں ہلاک نہ ہو جاؤں۔ میرے دل میں اپنی خالص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو اور میری پردہ پوشی فرما اور مجھ سے ایسے عمل کرا جن سے تُو راضی ہو جاوے۔ میں تیرے وجہِ کریم کے ساتھ اس بات سے بھی پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔ رحم فرما! رحم فرما! رحم فرما! اور دنیا و آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کیونکہ ہر ایک فضل و کرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ آمین

4

اے میرے قادر خدا اے میرے پیارے رہنما! تو ہمیں وہ راہ دکھا جس سے تجھے پاتے ہیں اہل صدق و صفا۔ اور ہمیں ان راہوں سے بچا جن کا مدعا صرف شہوات ہیں۔ یا کینہ یا بُغض یا دنیا کی حرص و ہوا ہے۔

5

خدا تعالیٰ کی رضامندی اور گناہوں سے نجات حاصل ہو کیونکہ گناہوں ہی سے دل سخت ہو جاتا اور انسان دنیا کا کیڑا بن جاتا ہے۔ ہماری دعا یہ ہونی چاہئے کہ خدا تعالیٰ ہم سے گناہوں کو جو دل کو سخت کر دیتے ہیں دور کر دے اور اپنی رضامندی کی راہ دکھلائے۔

6

اے خداوند قادر مطلق! اگرچہ قدیم سے تیری عادت اور سنت یہی ہے کہ تُو بچوں اور امیوں کو سمجھ عطا کرتا ہے اور اس دنیا کے حکیموں اور فلاسفروں کی آنکھوں اور دلوں پر سخت پردے تاریکی کے ڈال دیتا ہے مگر میں تیری جناب میں عجز اور تضرّع سے عرض کرتا ہوں کہ ان لوگوں میں سے بھی ایک جماعت ہماری طرف کھینچ لا جیسے تو نے بعض کو کھینچا بھی ہے اور ان کو بھی آنکھیں بخش اور کان عطا کر اور دل عنایت فرما تا وہ دیکھیں اور سنیں اور سمجھیں اور تیری اس نعمت کا جو تو نے اپنے وقت پر نازل کی ہے قدر پہچان کر اس کے حاصل کرنے کے لئے متوجہ ہو جائیں۔ اگر تُو چاہے تو تُو ایسا کر سکتا ہے کیونکہ کوئی بات تیرے آگے انہونی نہیں۔ آمین

7

دعا بہت کرتے رہو اور عاجزی کو اپنی خصلت بناؤ۔ جو صرف رسم اور عادت کے طور پر زبان سے دعا کی جاتی ہے کچھ بھی چیز نہیں ہوتی۔ جب دعا کرو تو بجز صلوٰۃِ فرض کے یہ دستور رکھو کہ اپنی خلوت میں جاؤ اور اپنی زبان میں نہایت عاجزی کے ساتھ جیسے ایک ادنیٰ سے ادنیٰ بندہ ہوتا ہے خدائے تعالیٰ کے حضور میں دعا کرو کہ اے رب العالمین! تیرے احسان کا میں شکر نہیں کر سکتا۔ تُو نہایت ہی رحیم و کریم ہے اور تیرے بے نہایت مجھ پر احسان ہیں۔ میرے گناہ بخش تا میں ہلاک نہ ہو جاؤں۔ میرے دل میں اپنی خالص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو اور میری پردہ پوشی فرما اور مجھ سے ایسے عمل کرا جن سے تو راضی ہو جاوے۔ میں تیرے وجہ کریم کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔ رحم فرما! اور دین و آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کہ ہر ایک فضل و کرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ آمین

8

ہم تیرے گنہگار بندے ہیں اور نفس غالب ہیں تُو ہم کو معاف فرما اور آخرت کی آفتوں سے ہم کو بچا

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق بھی دے کہ ہم اپنے دل سے یہ دعائیں کرنے والے ہوں۔ اپنی زبان میں بھی دعائیں کریں اور وہ حقیقی بے قرار اور مضطر بن کر دعائیں کریں جن کے دل کی گہرائیوں سے یہ دعائیں نکل رہی ہوں۔ رمضان کی برکات کو ہمیشہ قائم رکھنے کے لیے بھی دعا کریں۔ اس جمعہ کے برکات اور آئندہ آنے والے تمام جمعوں کی برکات ہم حاصل کرنے والے ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے کے جرم میں اسیر ان کے لیے بہت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔ آمین

وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ

نظام شوریٰ

انتخاب از خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 25 مارچ2005ء

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے درج ذیل آیت قرآنی کی تلاوت کی:

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَ شَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ

(اٰلِ عمران:160)

پھر فرمایا: حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو آخری شرعی نبی تھے اور تمام دنیا کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ جن پر خدا تعالیٰ نے وہ کلام اتارا جس نے تمام امور کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا، اللہ تعالیٰ قدم قدم پر آپؐ کی رہنمائی فرماتا تھا اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کا یہ کہنا کہ "شَاوِرْھُمْ فِی الْاَمْرِ" کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! تو ہر اہم قومی معاملے میں اپنے لوگوں سے، اپنے ماننے والوں سے، اپنی ریاست میں رہنے والوں سے، اپنی حکومت کے زیر انتظام رہنے والوں سے، مشورہ لے لیا کر۔ تو اس آیت کے مکمل مضمون سے بھی اس امر کی وضاحت ہوتی ہے۔ یہ تمام حکم جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر نازل فرمایا، یہ آیت جو نازل فرمائی یہ منافقین اور معترضین کی باتوں کا جواب ہے کہ تم جو یہ کہتے ہو کہ یہ نبی بڑا سخت دل اور اپنی مرضی ٹھونسنے والا ہے، کسی کی بات نہیں سنتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت سے تو ان کے لئے اتنا نرم دل واقع ہوا ہے کہ جس کی کوئی انتہا ہی نہیں ہے۔ تُو تو اپنوں کے لئے بھی مجسم رحمت ہے اور غیروں کے لئے بھی عفو اور درگزر کی تلاش میں رہتا ہے۔ اور اتنا نرم دل واقع ہوا ہے کہ جس کی کوئی مثال نہیں دی جا سکتی۔ تُو اے نبی! منافقین سے بھی صَرفِ نظر کرتے ہوئے نرمی کا سلوک کرتا ہے اور دشمنوں سے بھی نرمی کا سلوک کرتا ہے اور نہ صرف نرمی کرتا ہے بلکہ ریاستی معاملات میں بھی مشورہ کر لیتا ہے۔ قومی معاملات میں مشورہ بھی کر لیتا ہے۔ چنانچہ ایک موقع پر رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی بن سلول کو بھی جنگ کی حکمت عملی طے کرنے کے لئے مشورے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شامل فرمایا تھا۔ اور ان منافقین کی اس بات کو رد کرنے کے لئے یہ دلیل بھی کافی ہے کہ جس طرح پروانوں کی طرح تیرے ارد گرد یہ ایمان والے اکٹھے رہتے ہیں اگر سخت دل ہوتا تو کبھی اس طرح اکٹھے نہ ہوتے بلکہ دور بھاگنے والے ہوتے۔ اور آپؐ کی ہمدردی اور لوگوں کو اہمیت دینے سے جو بہت سے دور ہٹے ہوئے تھے، جن کو منافقین نے خراب کیا ہوا تھا، وہ بھی نرمی اور اس حسن سلوک کی وجہ سے اپنی اصلاح کرتے ہوئے آپؐ کے قریب آ گئے۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے قریب آنے کی توفیق دی۔ اور منافقین کو یہ بھی جواب ہے کہ یہ نبی تو نہ صرف اس تعلیم کے مطابق مشوروں پر بہت زور دیتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کم علمی یا بشری کمزوریوں کی وجہ سے بعض غلط مشورے دینے والوں سے درگزر کا سلوک بھی کرتا ہے اور ان کے لئے بخشش اور مغفرت کی دعا بھی مانگتا ہے۔ بہرحال یہ ہے جس کی وجہ سے ان کو اعتراض ہے کہ یہ اپنا فیصلہ بھی کرتا ہے۔ نبی کو مشورے لینے کے بعد فیصلے کرنے کا اختیار ہے اور کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کا نبی ہے اس لئے جب تمام مشوروں کے بعد کسی کام کے کرنے کا فیصلہ کر لیتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اسی پر توکل کرتا ہے۔ پھر بہتر نتائج کی امید، اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان کی وجہ سے، اللہ تعالیٰ پہ ہی رکھتا ہے۔ اور یہی وہ عمل ہے جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا محبوب بنایا ہوا ہے۔ اور یہی وہ اسوہ ہے جس پر چلنے کے لئے درجہ بدرجہ اپنے دائرہ اختیار کے مطابق اللہ تعالیٰ نے امت کو بھی نصیحت فرمائی ہے۔ نظام خلافت اور نظام جماعت کو بھی نصیحت فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ حکم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس شدت سے مشوروں کی طرف توجہ دینا یہ صرف اس لئے تھا، اس کا مقصد صرف یہ تھا کہ امت میں بھی مشوروں کی اہمیت اجاگر ہو، اُمّت کو بھی مشوروں کی اہمیت کا پتہ لگے۔

چنانچہ اس حدیث سے اس کی وضاحت ہوتی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب شَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ کی آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگرچہ اللہ اور اس کا رسول اس سے مستغنی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے میری امت کے لئے رحمت کا باعث بنایا ہے۔ پس ان میں سے جو مشورہ کرے گا وہ رشد و ہدایت سے محروم نہیں رہے گا۔ اور جو مشورے کو ترک کرے گا وہ ذلت سے نہ بچ سکے گا۔ (شعب الایمان للبیہقی۔ الحادی والخمسون من شعب الایمان وھو باب فی الحکم بین الناس)

تو نہ تو اللہ تعالیٰ کو کسی بات کے فیصلے کے

لئے مشورہ چاہئے۔ اور پھر اللہ کا رسولؐ ہے جس کو علاوہ قرآنی وحی کے بہت سی باتوں سے اللہ تعالیٰ وقت سے پہلے خود بھی آگاہ کر دیا کرتا تھا۔ تو جن باتوں کے بارے میں مشورہ لیا جا رہا ہے یا جن باتوں کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم مشورے لیا کرتے تھے ان سے بھی اللہ تعالیٰ آگاہ کر سکتا تھا۔ نبی کو کسی رائے کی ضرورت نہیں تھی بلکہ مشورے کی فضیلت بتانے کے لئے تا کہ امت بعد میں اس پر عمل پیرا ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مشورے لیا کرتے تھے۔ تو آپؐ نے بڑی وضاحت سے فرما دیا کہ میری تو اللہ تعالیٰ رہنمائی فرما ہی دیتا ہے۔ تم لوگ اگر اللہ تعالیٰ کی رحمت کو سمیٹنا چاہتے ہو تو مشوروں کو ضرور پیش نظر رکھنا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی اسی نصیحت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی اسوہ کی وجہ سے جماعت میں شوریٰ کا نظام بھی رائج ہے اور دنیا کے ہر ملک میں اسی شوریٰ کے نظام کی وجہ سے بھی، اس نصیحت پر عمل کرنے کی وجہ سے جماعت اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وارث بنتی نظر آتی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف مواقع پر جو مشورے لئے اس وقت میں ان کے کچھ واقعات بیان کروں گا جس سے آپؐ کے خلق کے اس عظیم پہلو پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے مطابق، جو آیت میں نے پڑھی ہے، اس قدر مشورے لیا کرتے تھے کہ ہر ایک کو صاف نظر آ رہا ہوتا تھا کہ آپؐ جیسا مشورے لینے والا اور اچھے مشورے کی قدر کرنے والا کوئی ہے ہی نہیں۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ”میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ اپنے اصحابؓ سے کسی کو مشورہ کرنے والا نہیں پایا۔“ (سنن الترمذی، ابواب فضائل الجهاد، باب ماجاء فی المشورۃ)

اور یہ سب کچھ جیسا کہ میں پہلے بیان کر آیا ہوں اس لئے تھا کہ لوگوں کو احساس ہو کہ میں جو اللہ تعالیٰ کا نبی ہو کر بعض اہم معاملات میں مشورہ لیتا ہوں یا ایسے معاملات میں مشورہ لیتا ہوں جن میں اللہ تعالیٰ کی براہ راست رہنمائی نہیں آئی ہوتی تو تم لوگوں پر اس پر عمل کرنا کس قدر ضروری ہے۔ پھر باوجود اس کے کہ آپؐ میں نور فراست اپنے صحابہؓ سے ہزاروں ہزار گنا زیادہ تھا لیکن کبھی صحابہ کے سامنے اس کا اظہار نہیں کیا بلکہ مشوروں کے وقت بھی اپنی اس عاجزی کے خُلق کو ہی سامنے رکھا۔

چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انہیں یمن بھجوانے کا ارادہ فرمایا تو حضورؐ نے صحابہؓ میں بہت سے لوگوں سے مشورہ طلب فرمایا۔ ان صحابہ میں ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ، زبیرؓ، اور بہت سارے صحابہ تھے (رضی اللہ عنہم)۔ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کی کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے مشورہ نہ طلب فرماتے تو ہم کوئی بات نہ کرتے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ جن امور کے بارے میں مجھے وحی نہیں ہوتی ان کے بارے میں میں تمہاری طرح ہی ہوتا ہوں۔ معاذؓ بتاتے ہیں کہ حضورؐ کے اس فرمان کے مطابق جب حضورؐ رائے لے رہے تھے قوم کے ہر شخص نے اپنی اپنی رائے بیان کی۔ اور اس کے بعد حضورؐ نے فرمایا معاذ! تم بتاؤ تمہاری کیا رائے ہے؟ تو میں نے عرض کی کہ میری وہی رائے ہے جو حضرت ابو بکرؓ کی ہے۔ (مجمع الزوائد للہیثمی کتاب العلم۔ باب الأجتهاد)

دیکھیں کس سادگی سے فرمایا کہ مجھے مشورہ دو۔ کیونکہ جن معاملات میں مجھے اللہ تعالیٰ نہیں بتاتا ان میں میں بھی تمہاری طرح کا ہی ایک انسان ہوں جس کو مشوروں کی ضرورت ہے۔ پھر دیکھیں جب آپؐ کی سب سے چہیتی بیوی پر الزام لگا۔ اس وقت اگر آپؐ چاہتے اور یہ عین انصاف کے مطابق بھی ہے کہ حضرت عائشہؓ سے پوچھ کر اس الزام کا رد فرما سکتے تھے، غلط الزام تھا۔ لیکن منافقین کے فتنہ کو روکنے کے لئے آپؐ خاموش رہے اور صحابہؓ سے اس بارے میں مشورہ کیا۔ کیونکہ آپؐ سمجھتے تھے کہ یہ معاملہ اب ذات سے نکل کر معاشرے میں فتنہ پیدا کرنے کا باعث بن رہا ہے۔

Beschikbare boeken bij afdeling publicatie

Salaat

Gebedsboek met vertaling in het Urdu en Nederlands

Prijs: 8.00€

جماعتی رپورٹس

جنرل سیکرٹری آفس

جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام

ریجن لمبرگ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ریجن لمبرگ کو اپنا جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام مورخہ 23مارچ 2024ء کو منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

اس جلسہ میں ریجن لمبرگ کی تین جماعتوں آلکن، ہاسلٹ، اور بیرنگن کے احباب جماعت خدام، اطفال، انصار اور لجنہ نے شمولیت اختیار کی۔

اس جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو کہ مکرم لبید احمد ظفر جماعت آلکن نے ڈچ ترجمہ کے ساتھ پیش کی۔ ان آیات کا اردو ترجمہ مکرم سعید احمد ظفر صاحب جماعت آلکن نے پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم رانا صداقت صاحب جماعت ہاسلٹ کے طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پیش کیا گیا۔ بعد ازاں مکرم اہتشام ہاشمی صاحب جماعت آلکن کی طرف سے ڈچ زبان میں سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے پریزنٹیشن پیش کی گئی۔ پریزنٹیشن کے بعد مکرم حسیب احمد صاحب مربی سلسلہ کی طرف سے حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کا مقصد اور ہماری ذمہ داریوں کے موضوع پر تقریر پیش کی گئی۔ اس پروگرام کی آخری تقریر مکرم اظہر الدین خند کر صاحب ممبر نیشنل تربیت کمیٹی کی طرف سے پیش کی گئی۔ اس جلسہ کا اختتام جماعتی روایت کے مطابق دعا سے ہوا جو کہ مکرم حسیب احمد صاحب مربی سلسلہ نے کروائی۔

اس جلسہ میں کل حاضری سو سے زائد رہی۔ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا، الحمد للہ علی ذالک۔

جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام

جماعت سنت ترؤیدن

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت سنت ترؤیدن، ریجن لمبرگ کو اپنا جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام مؤرخہ 23مارچ2024ء کو منعقد کرنے کی توفیق ملی جس میں احباب جماعت انصار، خدام، اطفال اور لجنہ وناصرات نے شمولیت اختیار کی۔۔

اس جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو کہ مکرم محمد عارف صاحب نے مع اردو وڈچ ترجمہ پیش کی۔ اس کے بعد مکرم قاصد عارف صاحب نے حدیث نبوی ﷺ مع اردو وڈچ ترجمہ پیش کی۔ مکرم رانا نعمان احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پیش کیا اور سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے ڈچ زبان میں مکرم حسن علی صاحب نے تقریر پیش کی۔

بعد ازاں مکرم چوہدری محمد مظہر صاحب مربی سلسلہ کی طرف سے حضرت مسیح موعودؑ کی عبادتِ الٰہی کے موضوع پر تقریر پیش کی گئی۔ اس پروگرام کی آخری تقریر مکرم اظہر الدین خندکر صاحب ممبر نیشنل تربیت کمیٹی کی طرف سے پیش کی گئی۔ اس جلسہ کا اختتام دعا سے ہوا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ اور کل حاضری 81 رہی، الحمد للہ علی ذالک۔

رپورٹ افطار پروگرام

ریجن لمبرگ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ریجن لمبرگ کی آلکن اور ہاسلٹ کی جماعتوں کو مورخہ 6 اپریل 2024ء بروز ہفتہ رمضان کی مناسبت سے غیر از جماعت احباب کے ساتھ افطار پروگرام منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

اس پروگرام کی تیاری کے لئے قبل از وقت دعوت نامے چھپوا کر لوگوں میں تقسیم کئے گئے۔ اس کے علاوہ مسجد کے ارد گرد ہمسائیوں کے لیٹر باکس میں بھی دعوت نامے ڈالے گئے۔

اس پروگرام کا آغاز بروز ہفتہ تقریباً سوا سات بجے مہمانوں کی آمد سے ہوا۔ جماعت کی طرف سے آنے والے مہمانوں کا استقبال کیا گیا۔ باقاعدہ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم مع ڈچ ترجمہ سے ہوا۔ جو کہ عزیزم ذیشان عارف نے پیش کی تلاوت کے بعد مکرم و محترم حسیب احمد صاحب مربی سلسلہ نے آئے ہوئے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور مہمانوں کو روزہ کی اہمیت و فضیلت بیان کی۔ بعد ازاں مکرم و محترم رضوان احمد شاہین صاحب نے مہمانوں کو تفصیلی طور پر پریزنٹیشن کی صورت میں اسلامی روزہ کی حقیقت بیان کی۔

اس پروگرام کا اختتام اجتماعی دعا کی ساتھ ہوا۔ اس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں جماعت کی طرف سے عشائیہ بطور افطار کے پیش کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل اور خلافت کے دعاؤں سے یہ پروگرام ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ اس پروگرام میں شاملین مہمانوں کی تعداد 49 رہی۔ الحمد للہ

مجلس انصار اللہ بیلجیئم

رپورٹ آن لائن نیشنل مقابلہ حسن قرآت 2024ء

مکرم حافظ جہانزیب قریشی صاحب

زیر انتظام قیادت تعلیم القرآن مجلس انصار اللہ بیلجئیم

مجلس انصاراللہ بیلجیئم کو بفضل تعالیٰ مورخہ 17 مارچ 2024ء کو آن لائن مقابلہ حسن قرآت بذریعہ گوگل میٹ منعقد کرنے کی توفیق ملی الحمدللہ۔

نیشنل مقابلہ حسن قرآت رمضان کے بابرکت ماہ میں مؤرخہ 17 مارچ 2024ء بروز اتوار 2 بج کر 30 منٹ پر گوگل میٹ کے ذریعے منعقد کیا گیا۔ مقابلہ کی تیاری کے سلسلے میں چند دن قبل نیشنل عاملہ میٹنگ میں اکثریت عاملہ ممبران نے فیصلہ کیا کہ امسال مقابلہ تلاوت رمضان المبارک میں آن لائن منعقد کروایا جائے۔ مقابلہ میں شمولیت کیلئے 11 انصار کے نام مجالس سے موصول ہوئے۔

منصفین مقابلہ تلاوت کے لئے 3 نام تجویز ہوئے جن میں خاکسار کے علاوہ مکرم حافظ برہان محمد خان صاحب سابقہ استاد جامعہ احمدیہ ربوہ اور حافظ عطاء اللہ صاحب شامل تھے۔

مقابلہ سالانہ تعلیمی نصاب مجلس انصاراللہ بیلجیئم میں سے تلاوت کے لئے دی گئی سورہ الحشر 20 تا 25 اور سورہ البقرہ 184 تا 186 سے کروایا گیا

مقابلہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا اس کے بعد مکرم وسیم احمد شیخ صاحب صدر مجلس انصار اللہ بیلجیئم نے انصاراللہ کا عہد دہرایا اور بعد ازاں ایک مختصر خطاب تلاوت قرآن کے حوالے سے فرمایا۔ اس کے بعد خاکسار نے مقابلہ کے قواعد وضوابط پڑھ کر سنائے۔ مقابلہ میں حصہ لینے والے 11 انصار نے بذریعہ گوگل میٹ مقابلہ میں حصہ لیا۔ مقابلہ میں پوزیشنز لینے والے انصار کے نام کچھ یوں ہیں۔

اول۔ مکرم توفیق جموائی صاحب مجلس انصار اللہ بیت المجیب

دوم۔ مکرم محمد الغزراوی صاحب مجلس انصار اللہ بیت المجیب

سوم۔ مکرم رفیق احمد ہاشمی صاحب مجلس انصار اللہ آلکن

مقابلہ کے آخر پر مکرم حافظ برہان محمد خان صاحب نے تلاوت قرآن کریم کے متعلق قیمتی اصول بیان فرمائے اور اس کے بعد صدر صاحب مجلس انصار اللہ بیلجیئم نے اختتامی کلمات کے بعد دعا کے ساتھ مقابلہ کا اختتام کروایا۔ اس مقابلہ کے دوران ٹوٹل حاضری 26 رہی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن کو صحیح پڑھنے اور سمجھنے کی توفیق دے اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں اس پر کماحقہٗ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

رپورٹ برائے سپیشل سیمینار 2024ء

مجلس انصار اللہ بیلجئیم

خدا کے فضل اور احسان سے صدر مجلس انصاراللہ بیلجیئم مکرم وسیم احمد شیخ صاحب نے مورخہ 10 فروری 2024ء کو دفتری امور کے سلسلہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی۔ دوران ملاقات جہاں دوسرے اہم انتظامی امور پر گفتگو ہوئی وہیں حضور انور نے ازراہ شفقت بطور خاص صدر صاحب کی رہنمائی فرمائی کہ انصار کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کرنے کی طرف توجہ دلائیں۔ حضور انور کے اس خاص ارشاد کو صدر صاحب نے بطور خاص نیشنل عاملہ مجلس انصاراللہ بیلجیئم کی میٹنگ میں باہم مشورہ کے لیے ایجنڈے کے طور پر پیش کیا۔ خدا کے فضل سے نیشنل عاملہ باہم گفتگو کرنے سے اس نتیجے پر پہنچی کہ نہ صرف تمام نیشنل عاملہ کو نئے سرے سے اپنا ذاتی جائزہ لینا چاہیے بلکہ حضور انور کے اس پیغام کو تمام انصار بھائیوں سمیت تمام احباب جماعت کے سامنے ایک تربیتی سیمینار کی صورت میں پیش کرنا چاہیے اور یہ طے ہوا کہ یہ سیمینار رمضان المبارک میں مجالس کی سطح منعقد کیا جائے اور افطار کا انتظام بھی مجلس انصاراللہ بیلجیئم کے تحت ہو۔

الحمدللہ ماہ رمضان میں مجلس انصاراللہ بیلجیئم کو 14 مجالس میں یہ سیمینار افطار کے ساتھ پیش کرنے کی توفیق ملی۔ سیمینار میں تمام احباب جماعت اطفال خدام انصار اور لجنہ ممبرز نے بھرپور شرکت کی اور ان سیمیناروں کو اپنی شرکت سے کامیاب کیا۔ پورے بیلجیئم میں شاملین کی تعداد 644 رہی۔ شاملین نے اپنے غیر معمولی تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ انہیں ان سیمیناروں سے بہت فائدہ ہوا ہے وہ مجلس انصاراللہ بیلجیئم کے احسان مند اور شکر گزار ہیں کہ انہوں نے ہمارے علم میں بہت مفید اضافہ کیا جس کی وجہ سے ہماری توجہ ایک بار پھر حقوق اللہ اور حقوق العباد کی طرف مبذول ہوئی ہے بہت سے نئے نکات ہم پر واضح ہوئے ہیں اس طرح کے دلچسپ سیمینار ہوتے رہنے چاہییں۔

سیمیناروں کے انتظامات میں بہت سے انصار خدام اطفال اور لجنہ ممبرز نے حصہ لیا الحمدللہ۔ اسی طرح لیکچرز تیار کرنے اور پیش کرنے میں مشنری انچارج مکرم توصیف احمد صاحب مربی سلسلہ، مکرم چوہدری محمد مظہر صاحب مربی سلسلہ، مکرم این اے شمیم احمد صاحب نائب صدر، مکرم منور احمد بھٹی صاحب قائد تعلیم، مکرم محمد اعظم بھاگٹ صاحب قائد تربیت، مکرم شاہد محمود صاحب قائد عمومی، مکرم رائے مظہر صاحب سیکرٹری امور عامہ، مکرم رفیق احمد ہاشمی صاحب اور مکرم حافظ برہان محمد خان صاحب نے مدد کی۔ مجلس انصاراللہ بیلجیئم ان سب مقررین، شاملین اور خدمت کرنے والوں کی تہہ دل سے مشکور ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان سب کو بہترین جزا عطا فرمائے آمین اور اسی طرح آئندہ بھی مجلس انصاراللہ بیلجیئم کو ایسے تعلیمی و تربیتی سیمینار منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

دینی فہم

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”رمضان کے بعد کچھ ایسے لوگ ہوں گے جن سے اگر کچھ روزے رہ گئے ہوں تو وہ انہیں پورا کریں گے اور کچھ ایسے ہوں گے جنہیں رمضان کے پورے روزے رکھنے کی توفیق ملی ہے اور وہ نفلی روزے رکھیں گے جو حدیثوں سے ثابت ہیں۔ اور کچھ ایسے بھی بدقسمت ہوں گے جنہیں رمضان کے پورے روزے رکھنے کی توفیق نہیں ملی اور وہ انہیں پورا کرنے کی بھی کوشش نہیں کریں گے لیکن یہ وہی لوگ ہوں گے جو رمضان کی عظمت پر یقین نہیں رکھتے اور جو اسلام کی عظمت پر یقین نہیں رکھتے... ہر احمدی کو چاہیے کہ جتنے روزے اس نے کسی غفلت یا کسی شرعی عذر کی وجہ سے نہیں رکھے وہ انہیں بعد میں پورا کرے۔ یا اگر اس کے کچھ روزے غفلت یا کسی شرعی عذر کی وجہ سے پانچ چھ سال سے رہ گئے ہوں تو وہ انہیں بھی پورا کرے تا عذاب سے بچ جائے۔ یہ کوئی بڑی قربانی نہیں۔ بلوغت کے زمانہ کے بعد کے جتنے روزے رہ گئے ہوں وہ بڑھاپے سے پہلے پہلے پورے کرنے چاہییں۔ محض اس قرضہ کے زیادہ ہونے کی وجہ سے وہ انہیں نظرانداز نہیں کر سکتا اور نہ پچھلے روزے معاف ہو جاتے ہیں“۔

(6/اگست 1984ء پارک ہاؤس کوئٹہ۔ الفضل 8/مارچ 1961ء)

جماعت احمدیہ بیلجیئم